عصرِ حاضر میں دعوتِ اسلام

اکیسویں صدی کے آغاز میں دنیا Unipolar Village (یک قطبی گاؤں) میں تبدیل ہو چکی ہے۔ تیز ترین ذرائع رسل و رسائل نے، جہاں تمام علوم انسانی کو عوام الناس کی دسترس میں پہنچا دیا ہے اور جدید ٹیکنالوجی کی مدد سے انسانی زندگی کو لامتناہی مادی آرام و آسائش بہم پہنچائی ہیں وہیں پہ انسان کو اخلاقی اور روحانی طور پر تنزل کا شکار بھی بنایا ہے اور اسے رذائل اخلاق کی عمیق دلدل میں گرانے کے ہوشربا سامان فراہم کر دیے ہیں۔ ایسی صورت حال میں امت مسلمہ کے ایک ایک فرد پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ عصر حاضر کے جدید مسائل اور تقاضوں کو سمجھتے ہوئے انسانی نفوس کی روحانی اور اخلاقی فلاح و بہبود کے لیے دعوت اسلام کا فریضہ سرانجام دے۔

دعوت اسلام کی ضرورت و اہمیت

معنی و مفہوم

دعوت کا لغوی معنی پکارنا، رغبت دلانا اور مدد طلب کرنا ہے۔ شریعت کی اصطلاح میں لوگوں کو دین اسلام کی طرف بلانا تاکہ وہ اپنی زندگی اس دین کے مطابق بسر کریں اور دنیا و آخرت میں فلاح و کامیابی حاصل کریں دعوت کہلاتا ہے۔ اس کا ہم معنی لفظ تبلیغ ہے۔ تبلیغ مصدر ہے بَلَّغَ کا۔ اس کے معنی ہیں 'آخری منزل تک اچھی طرح پہنچا دینا' دینی اصطلاح میں تبلیغ سے مراد ہے اللہ اور اس کے رسول کے پیغام کو لوگوں تک پہنچا دینا۔

دعوت اسلام کی اہمیت

کسی بھی امر کی اہمیت و فضیلت سے مراد یہ ہوتا ہے کہ اس فعل کی انجام دہی کے لیے قرآن اور حدیث مبارکہ میں کیا احکامات ہیں اور ان کی نوعیت کیا ہے۔ گو کہ دعوت دین کا کام سابقہ اُمتوں پر بھی فرض رہا ہے۔ لیکن ان میں اور اُمت محمدیہ میں ایک بنیادی فرق ہے۔ کہ اگر گزشتہ اُمتیں اس فرض کی ادائیگی سے غفلت برتنے کی مرتکب ہو جاتیں تو اللہ تعالیٰ اسی کام کے لیے ایک اور نبی مبعوث فرما دیتے تھے۔ لیکن حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں اور ان کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا لہٰذا اب یہ ذمہ داری اُمت محمدیہ کی ہے کہ وہ دعوت و تبلیغ اسلام کا فرض مسلسل ادا کرتے ہیں۔

دعوت اسلام اور قرآن حکیم

قرآن مجید کی متعدد آیات اُمت مسلمہ کی اس ذمہ داری کا احساس دلاتی ہیں:

۱۔ وَلْتَكُن مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (آل عمران:۱۰۴)

دعوت اسلام

''اور چاہیے کہ تم میں سے ایک جماعت ایسی ہو جو بھلائی کی طرف بلاتے ہوں اور نیکی کی ہدایت کرتے ہوں اور برائی سے منع کرتے ہوں اور وہی فلاح پانے والے ہوں گے''۔

۲۔ كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ (آل عمران:۱۱۰)

''تم بہترین اُمت ہو جو لوگوں کے لیے نکالی گئی ہو، تم نیکی کی ہدایت دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہوں''۔

۳۔ وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ (التوبہ:۷۱)

مزید فرمایا ''(یہ لوگ ہیں) جنہیں اگر ہم زمین میں اقتدار بخشیں تو وہ نماز قائم کریں گے اور زکوۃ دیں گے اور نیکی کی ہدایت کریں گے اور برائی سے منع کریں گے۔ (سورۃ الحج ۔ ۴۱)

دعوت دین اور حدیث

کتب حدیث میں رسول اکرم ﷺ کے متعدد ارشادات روایت کیے گئے ہیں۔ جن میں آپ نے دعوت وتبلیغ اسلام یا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہنے کی سخت تاکید فرمائی اور ایسا نہ کرنے کی صورت میں سزا کے طور پر عذاب کی وعید بھی سنائی ہے۔ اس ضمن میں نبی کریم ﷺ کے چند اقوال درج ذیل ہیں۔

۱۔ حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ''کہ تم میں سے جو شخص برائی دیکھے تو اسے اپنے ہاتھ سے بدل دے پس اگر وہ اس کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو اپنی زبان سے بدل دے اور اگر اس کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو اُسے دل میں بُرا جانے اور یہ اس کا کمزور ترین ایمان ہے''۔

۲۔ ''قسم ہے اس ذات کی کہ جس کے قبضے میں میری جان ہے یا تو تم ضرور نیکی کا حکم دو گے اور برائی سے منع کرو گے یا قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تم پر اپنی طرف سے سزا کے طور پر عذاب بھیجے۔ پھر تم دعا مانگو گے مگر قبول نہ ہو گی''۔

۳۔ ''یقیناً جب لوگ برائی کو دیکھیں اور اسے نہ ہٹائیں تو قریب ہے اللہ سب کو سزا دے''۔

۴۔ ''خبردار! لوگوں کا خوف کسی کو حق بات کہنے سے باز نہ رکھے جب کہ وہ اسے جانتا ہو''۔

۵۔ ''تم میں سے کوئی شخص اپنے آپ کو ذلیل نہ کرے۔ صحابہؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! ہم میں سے کوئی شخص اپنے آپ کو کیسے ذلیل کرے گا؟ فرمایا! کوئی بات دیکھے کہ جس کی بابت کہنا اس پر اللہ کا حق ہو پھر اس کی بابت نہ کہے تو قیامت کے روز اللہ عزوجل اس سے فرمائیں گے۔ فلاں فلاں معاملے میں تجھے بات کرنے سے کس نے روکا؟ تو وہ کہے گا لوگوں کے ڈر نے تو اللہ فرمائے گا: تجھ پر زیادہ حق مجھ سے ڈرنے کا تھا''۔

دعوت اسلام

دعوت دین اسلام کے مدارج

دعوت اسلام کے متعلق جو آیات مبارکہ اور احادیث نبوی ﷺ ذکر کی گئی ہیں۔ ان سے پتہ چلتا ہے کہ دعوت و تبلیغ اسلام کے کئی مدارج ہیں۔ کئی سطحیں ہیں۔ اور ہر سطح پر دعوت دین اسلام کی نوعیت مختلف ہے۔

۱۔ دعوت اسلام حکومتی سطح پر

مسلم ممالک میں اسلامی حکومت کا فرض ہے کہ وہ اشاعت اسلام اور دعوت دین کا اہتمام کرے۔ جیسا کہ سورہ (الحج:۴۱) میں ارباب صاحب اقتدار کے بارے میں ارشاد خداوندی ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم زمین میں ان کو اقتدار عطا کریں گے تو وہ نماز قائم کریں گے زکوٰۃ ادا کریں گے۔ نیکی کا حکم دیں گے اور برائی سے روکیں گے۔ لہٰذا ارکان حکومت کے اہم فرائض میں دعوت و اشاعت اسلام کا فریضہ بھی شامل ہے۔ اسی طرح نبی کریم ﷺ کے ارشاد مبارک کہ اگر برائی کو دیکھو تو اسے ہاتھ سے روکا جائے میں مخاطبین ارباب صاحب اختیار ہیں۔ کیونکہ حکومت کے پاس اختیارات اور قوت نافذہ ہوتی ہے۔ اور اسی قوت نافذہ کو استعمال کرتے ہوئے حدود قائم کرنا، تعزیرات کا استعمال کرنا یا مختلف سزاؤں پر عمل درآمد کروانا حکومت کے لیے ممکن ہوتا ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ اشاعت دین اسلام کے لیے حکومت کے پاس تمام تر مادی وسائل اور ذرائع رسل و رسائل ہوتے ہیں۔ آج کے دور میں نہ صرف شخصی طور پر بلکہ پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے سے اشاعت اسلام کا فریضہ انجام دیا جاسکتا ہے۔ شرعی قوانین کو ملکی سطح پر نافذ کرنے کے لیے قانون سازی کی جاسکتی ہے۔ تعلیمی اور حکومتی اداروں میں انفرادی اور اجتماعی طور پر اشاعت اسلام کا کام کیا جاسکتا ہے۔

۲۔ علماء کرام کی سطح پر

اُمت کے علماء کرام اور اساتذہ کرام کی ذمہ داری ہے کہ وہ وعظ و نصیحت، لیکچر اور خطبات وغیرہ میں اشاعت اسلام کا اہتمام کریں۔ کیونکہ یہ دونوں طبقات براہِ راست عوام الناس اور نئی نسل کی سوچ پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ کے ارشاد مبارک کے مطابق علماء کرام اور اساتذہ کرام انبیاء کے وارث ہیں۔ لہٰذا علم دین کو لوگوں تک پہنچانا ان پر فرض ہے۔ یہ فرض انفرادی اور اجتماعی دونوں صورتوں میں ادا ہونا چاہیے۔ حکومت علماء کرام کی کمیٹیاں بنا سکتی ہے جو قوانین سازی کے علاوہ براہِ راست امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دے سکتے ہیں۔

۳۔ عوام الناس کی طرف سے انفرادی سطح پر

خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ کے وصال کے بعد اُمت مسلمہ کے ہر فرد پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ تبلیغ و دعوت اسلام میں اپنا حصہ ادا کرے۔ کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

دعوت اسلام

'اور مومن مرد اور مومن عورتیں سب ایک دوسرے کے قلبی رفیق ہیں۔ وہ نیکی کی ہدایت کرتے ہیں اور برائی سے منع کرتے ہیں۔ اور برائی سے منع کرتے ہیں'۔ ہر مسلمان چاہے وہ معاشرے میں کسی بھی حیثیت کا مالک ہو اپنے اپنے دائرہ کار میں دعوت اسلام کا کام جاری رکھے۔ والدین، دوست احباب، اساتذہ کرام غرض کہ ہر شخص اپنے اپنے دائرہ کار میں نیکی کی ترغیب اور برائی کی ممانعت کرسکتا ہے۔ لیکن انفرادی سطح پر یہ کام کرتے ہوئے تبلیغ کے کچھ مسلمہ اصولوں کو ضرور ذہن میں رکھنا چاہیے۔

نبی کی دو بعثتیں: شاہ ولی اللہؒ اپنی کتاب ''حجۃ البالغہ'' میں لکھتے ہیں کہ نبیوں میں بڑا درجہ اس کا ہوتا ہے جس کو اس پیغمبرانہ بعثت کے ساتھ ایک اور بعثت ملتی ہے۔ وہ یہ کہ اس نبی کے ذریعہ سے اس کی قوم اور اس کے ذریعہ سے دوسری قومیں ظلمت سے نکل کر نور میں آئیں۔ اس نبی کی ذاتی بعثت کا نام بعثت اُولیٰ اور اس کی قوم کی دوسری قوموں کے لیے ہدایت کے لیے نامزدگی بعثت ثانیہ ہے۔

نبی کی پہلی بعثت کا اشارہ:

هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَیُزَكِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ (الجمعہ:۲)

دوسری بعثت کا اشارہ:

كُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ (آل عمران:۱۱۰)

پیغمبر کی بعثت اُمت کے لیے اور اُمت مسلمہ کی بعثت دیگر اقوام کے لیے۔

لِیَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِیْدًا عَلَیْكُمْ وَتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَی النَّاسِ (الحج:۷۸)

دعوت اسلام کی نوعیت اور طریق کار (عصر حاضر میں)

(قرآن وسنت کی روشنی میں) اور (نبی کریم ﷺ کی مکی زندگی کے حوالے سے)

زندگی کے ہر معاملے کی طرح دعوت وتبلیغ دین اسلام کے طریقہ کار میں بھی ہمیں کتاب اللہ اور نبی کریم ﷺ کے اسوہ حسنہ سے راہنمائی حاصل ہوتی ہے۔ اس لیے ہر داعی اور مبلغ کو انہی راہنما اصولوں کی پیروی کرنی چاہیے۔

۱۔ دعوت کے راہنما اصول

اللہ تعالیٰ نے جب نبی اکرم ﷺ کو دعوت وتبلیغ اسلام کا منصب جلیل سونپا تو خود ہی تبلیغ کے بنیادی اور راہنما اصولوں کی طرف راہنمائی بھی فرمادی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہوا۔

اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ (النحل:۱۲۵)

''(اے نبی) آپ اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت، موعظۃ حسنہ کے طریقے سے دعوت دیجیے اور ان کے ساتھ اچھے